بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فروری ۴۹ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۴۴ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۵ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۲۵ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۴۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر قسم کی پرورش صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی فرماتا ہے

جبتک خدا تعالیٰ پرورش نہ کرے اُس وقت تک کوئی اور پرورش نہیں کرسکتا

"قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی پرورش ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کس طرح خدا تعالیٰ اسکے ناک کان وغیرہ غرض اس کے سب اعضاء بناتا ہے اور اس کے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اسکی خدمت کریں۔ والدین بھی جو مہربانی کرتے ہیں اور پرورش کرتے ہیں وہ سب پرورشیں بھی خدا تعالیٰ کی پرورشیں ہوتی ہیں۔

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا اوروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہوجاتا۔ میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی تمام پرورشیں ہیں۔ رب یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہیں دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے اور اسکی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل میں خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتوں سے اللہ تعالیٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں سب کی پرورشیں اسی کی پرورشیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ بادشاہوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں نہ ہوتا تو میں تباہ ہوجاتا اور میرا فلاں کام بادشاہ نے کردیا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے۔ اور مومن نہیں ہوتا جب تک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشیں اور رحمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ انسان کو اس کا دوست ذرہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کا رحم نہ ہو۔ اسی طرح بچے اور تمام رشتہ داروں کا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل میں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں جب تک خدا تعالیٰ کی پرورش نہ ہو تو کوئی پرورش نہیں کرسکتا۔ دیکھو جب خدا تعالیٰ کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں مگر وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔ اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں اور وہی ہے کہ جو تمام بدیوں کو دور کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴-۲۵)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۲۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت وقفہ وقفہ سے سر درد اور ضعف کی وجہ سے بالعموم ناساز ہوجاتی ہے۔ پچھلے دو دن بفضلہٖ تعالیٰ طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

• مکرم مرزا شمیم احمد صاحب تاحال لاہور میں بہت بیمار ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو راولپنڈی میں آپریشن کے بعد سے تاحال کمزوری چل رہی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• والدِ محترم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ تقریباً پانچ ماہ سے بعارضہ Haemia بیمار چلے آرہے ہیں۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۰ء کو انہیں فضلِ عمر ہسپتال میں داخل کروایا تھا اور پھر ۱۰ جون کو گھر واپس لے آئے تھے۔ بیماری میں کوئی افاقہ کی صورت نظر نہ آرہی تھی۔ اب خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کیا ہے اور کچھ صحت کے آثار نظر آرہے ہیں۔ یہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۸ جون کو والدِ محترم کی عیادت کے لئے ازراہِ شفقت تشریف لائے۔ حضور نے گھر پر لمبی دعا کروائی اور اپنی بیش قیمت نصائح سے بھی نوازا۔

آجکل ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی بڑی توجہ سے علاج کر رہے ہیں اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ احبابِ جماعت کثرت سے گھر تشریف لاکر عیادت کرتے رہے ہیں اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔ میں سب احباب کا تہِ دل سے ممنون ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اپنی مخلصانہ دعائیں جاری رکھیں تاکہ خدائے رحیم و کریم اپنا فضل رکھے اور والدِ محترم کو معجزانہ طور پر مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا محی الدین۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ احسان ۱۳۴۹ ہش

اسلام اور سیاست

(۲)

بعض لوگ جو اسلام میں سیاست کو لازمی قرار دے دیتے ہیں۔ یہاں تک چلے جاتے کہ ان کے نزدیک الحرب خدعۃ کا مطلب یہ ہے کہ جنگ میں ہی نہیں بلکہ سیاسی جنگ میں بھی فریب کاری سے کام لینا جائز ہے۔ یہ ایک سخت غلط فہمی ہے اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اسلامی سیاست بھی خدانخواستہ میکیاویلی سیاست ہی کا نمونہ ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہ فریب کاری وغیرہ یا کذب بیانی نعوذ باللہ ایک دینی غرض سے کی جاتی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام بین الاقوامی اخلاق اور انفرادی اخلاق میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک جو کام انفرادی سطح پر گناہ ہے وہی کام قومی سطح پر بھی گناہ ہے۔ چنانچہ البلاغ کے فاضل مدیر نے جو یہ فرمایا ہے کہ

"یہ بات ہم نے اس لئے کہی کہ آج اسلامی سیاست کا کام کرنے والوں سے بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ تم سیاست کے میدان میں اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک وقت کے چلے ہوئے طریق کار کو اختیار نہ کرو، بہت سے مخلص مسلمان سیاست داں بھی اس بات سے عملاً متاثر ہو جاتے ہیں، اور پھر وہ اپنے طریق کار میں اپنے دشمنوں کی ہوبہو نقل اتارنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کا تمام تر ظاہری ردکار لادینی جماعتوں کا سا ہو جاتا ہے۔ لادینی جماعتوں کے یہاں اگر سیاست میں عملاً خدا اور رسولؐ کے حقوق کا کوئی گزر نہیں ہوتا تو ان کے یہاں بھی سیاسی سرگرمیوں میں الجھ کر اللہ کے مقرر کئے ہوئے فرائض سے غفلت عام ہو جاتی ہے، وہ جماعتیں اگر پراپیگنڈے کے لئے دوسروں پر افترا اور بہتان باندھنے کو اپنی سعادت سمجھتی ہیں تو ان کے یہاں بھی بدگمانی اور بدزبانی کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اگر اخبارات میں اپنی نئی نئی تصویریں چھپوا کر شہرت حاصل کرنا پسند کرتے ہیں تو ان کے دل سے بھی اس حرکت کی قباحت کم ہوتی چلی جاتی ہے، وہ اگر جھوٹی افواہیں پھیلا پھیلا کر اپنا کام چلاتے ہیں تو یہاں بھی کوئی بات کہنے کے لئے تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی، وہاں اگر نجی مجلسیں دوسروں کی تضحیک و استہزاء سے بھری ہوتی ہیں تو یہاں بھی عملاً تنقید اور غیبت کا فرق مٹ جاتا ہے، وہاں اگر تمام تر تکیہ ظاہری اسباب اور وسائل پر ہوتا ہے تو یہاں بھی اللہ کی یاد اس سے دعا و مناجات اور انابت و استخارہ کو سیاسی سرگرمیوں کی فہرست سے خارج سمجھ لیا جاتا ہے۔ غرض مقصد اور مطمح نظر کے زبردست اختلاف کے باوجود دونوں قسم کی جماعتوں میں ظاہری طریق کار کے لحاظ سے کوئی نمایاں فرق باقی نہیں رہتا۔

یہ وہ چیز ہے جس کی طرف اسلامی سیاست کے علمبرداروں کو بہت کم توجہ ہے اور بعض لوگ تو ایسے بھی پائے گئے ہیں جنہیں اس طرف توجہ دلائی گئی تو وہ یہ کہہ کر خاموش ہو گئے کہ یہ چیزیں آج کی سیاست میں کامیابی کے لئے ناگزیر ہیں، اور اگر ان باریکیوں کا خیال رکھنا ہے تو مسلمانوں کو سیاست سے دستبردار ہو جانا چاہیئے۔"

(البلاغ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۵، ۶)

اسلامی نقطۂ نظر سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اور جو مسلمان آج سیاست میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اگر اس گڑھے میں گر جائیں تو ساتھ ہی اسلام کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ چنانچہ البلاغ کے فاضل مدیر فرماتے ہیں:۔

"یہ طرزِ فکر نتیجہ ہے دراصل اس بات کا کہ حصولِ اقتدار کو، نیک نیتی کے ساتھ ہی سہی، اسلام کا ایسا مقصدِ اعلیٰ سمجھ لیا گیا ہے جس پر اس کے دوسرے جزوی احکام قربان کئے جا سکتے ہیں، حالانکہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان سیاست میں صرف اسلئے آتا ہے کہ دین کے دوسرے فرائض کی طرح یہ بھی ایک فریضہ ہے، لہٰذا وہ صرف اس حد تک جدوجہد کرنے کا مکلف ہے جہانتک دین کے دوسرے فرائض مجروح نہ ہوتے ہوں، جائز حدود میں رہ کر کوشش کرنے سے اس کی اُخروی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور خواہ وہ دنیا کی نظروں میں کتنا ہی ناکام کیوں نہ رہا ہو، اپنے مقصدِ سیاست کے اعتبار سے قطعی طور پر کامیاب ہو جاتا ہے، اب اسے اس فکر میں پڑنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ اگر اسلام کے سیاسی مقاصد جائز طریقوں سے حاصل نہیں ہوتے تو ناجائز طریقوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ سیاست کا یہ نظریہ میکاولی، گوبلز، مارکس اور لینن کو مبارک ہو، ایک مسلمان انسانیت کے جس محسنِ اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام لے کر سیاست کے میدان میں آتا ہے، اُس نے ہمیں یہ بات نہیں سکھائی۔"

(ایضاً صفحہ ۷)

(باقی)

ہر سانس میں پیام آ رہا ہے
یہ کون مجھے بُلا رہا ہے؟
اے اہلِ جہاں معاف رکھنا
پھر خُوں مرا جوش کھا رہا ہے
جس پھول میں رنگ و بُو بھرے تھے
خُود تُو ہی اسے مٹا رہا ہے
حق مَیں نے کہا ہے کیوں کہا ہے؟
دُشمن یہ سوال اُٹھا رہا ہے
شبنم سے جو مل کے رویا تنویرؔ
اَب پھولوں میں مُسکرا رہا ہے

قسط ۴

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں

جماعت احمدیہ کے ذریعے تبلیغ اسلام کا آغاز اور اسلام کی روز افزوں ترقی کا مختصر تذکرہ

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر واقف زندگی ربوہ)

سیرالیون

سیرالیون کا ملک مغربی افریقہ کے ساحل پر خطِ استوا سے عین شمال میں واقع ہے۔ جس کی موجودہ آبادی تیس لاکھ کے قریب ہے یہ پہاڑی قسم کا ملک ہے۔ جنگلات سے اٹا پڑا ہے اور کثرتِ بارش اور دریاؤں کی وجہ سے دلدلوں کی کثرت ہے۔ رقبہ ۲۸ ہزار مربع میل ہے۔ اس کے شمال میں گنی، جنوب مشرق میں لائبیریا اور جنوب مغرب میں بحر الکاہل ہے۔

یہ ملک تاریخی طور پر تو صدیوں سے معلوم چلا آتا تھا جس میں مختلف قبائل آباد تھے جو اپنے سیاہ رنگ کے لحاظ سے تو اشتراک رکھتے تھے مگر زبان اور بعض دیگر عادات کی بناء پر ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

اس ملک میں انگریزوں کا داخلہ اٹھارھویں صدی کے آخر میں ہوا جب انہوں نے امریکہ سے غلام لاکر یہاں آباد کرنا شروع کئے، لیکن انگریزوں کا مکمل قبضہ انیسویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ڈیڑھ سو سال اس ملک پر حکومت کی۔ ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو یہ ملک آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہوا۔

عیسائیت کی طرف سے اسلام کے خلاف محاذ

اسلام اس ملک میں عیسائیت سے بہت پہلے پہنچ چکا تھا اور یہاں کے لوگوں کی غالب اکثریت اسلام قبول کر چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک اس ملک میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ انگریزوں کے داخلہ کے ساتھ ہی عیسائی منادوں نے اس ملک میں ڈیرے جما لئے اور انہوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک محاذ قائم کر دیا اور ہر قسم کے جبر و تشدد کو بروئے کار لا کر مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تاکہ کسی طرح اسلام اس ملک سے مٹ جائے۔ مسلمانوں کی مساجد اور مدارس گرا دیئے گئے۔ حکام وقت کے پاس جھوٹی مخبریاں کر کے انہیں مسلمانوں کے خلاف اکسایا گیا۔

نائب وزیر اعظم کا اعتراف

جناب مصطفیٰ الشنوسی صاحب جو حکومت سیرالیون کے نائب وزیر اعظم رہ چکے ہیں اور جماعت احمدیہ کی خدمات کے بہت مداح ہیں، نے جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس ۱۹۶۲ء میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا:۔

"اس سرزمین میں گزشتہ صدی میں اسلام بڑے نازک دور سے گزرا۔ ایک گورنر نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں پہنچائیں اور بعض مسلمان قبائل کو فری ٹاؤن سے باہر بھجوانے کا حکم صادر کر دیا۔ انہوں نے اپیل کی مگر شنوائی نہ ہوئی۔ آخر وہ گورنر چھٹی پر گیا اور وہیں فوت ہو گیا۔ جب اس کی جگہ دوسرا گورنر آیا تو اس نے کہا کہ اسلام ایک اچھا مذہب ہے، اور اس طرح کونسل نے اپنا فیصلہ منسوخ کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ فری ٹاؤن میں تاحال مسلمان بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اب آپ آسانی سے تبلیغ کر سکتے ہیں، مگر مجھے وہ وقت یاد ہے جبکہ تبلیغ کی اجازت نہ تھی اور مسلمان کہلانا بھی مشکل تھا۔

عیسائی پادریوں نے انگریزی حکومت کی سرپرستی میں اس ملک میں عیسائیت کو پھیلانے کا ہر حربہ استعمال کیا۔ عیسائیوں نے ایسے مدارس جاری کئے جن میں جو مسلمان بچہ بھی داخل ہوتا اس کا اسلامی نام بدل کر اسے عیسائی نام دے دیا جاتا جس سے مسلمانوں کے ہزاروں بچے عیسائیت کی آغوش میں جانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر ہسپتال جاری کئے گئے جن میں ہر اس شخص کو علاج کی سہولتیں مہیا کی جاتیں جو یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان لیتا۔ اخبارات کے ذریعہ اسلام کے خلاف زہر اگلا جاتا اور ایسا لٹریچر تیار کیا جاتا جس میں اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کے خلاف نہایت ہی نازیبا الفاظ میں ذکر ہوتا اور سکول کے بچوں کو اسے پڑھنے پر مجبور کیا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ تمام کا تمام عیسائیت کی آغوش میں چلا گیا اور مسلمان کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ اقتصادیات کمزور سے کمزور تر ہوتے چلے گئے۔ نہ حکومت میں انکی کوئی آواز رہی اور نہ ہی مذہبی و اخلاقی لحاظ سے ان کا کوئی اثر و رسوخ رہا۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام وہاں پہنچے اور انہوں نے وہاں جا کر مسلمانوں کے اندر دوبارہ اسلام کی روح پیدا کر کے ان میں احساس برتری پیدا کیا۔ وہاں عیسائیت کے جارحانہ حملوں کا ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ وہی عیسائی لیڈر جو پہلے یہ تصور کئے ہوئے تھے کہ سیرالیون حتیٰ کہ تمام افریقہ میں اسلام صرف چند دن کا مہمان ہے اور عنقریب تمام افریقہ میں عیسائیت کا غلبہ ہو جائے گا یہ کہتے سنائی دینے لگے کہ اب تو حالات بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اسلام اب ایسے زور سے پھیل رہا ہے کہ یہ اندازہ لگانا مشکل ہو گیا ہے کہ افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا یا عیسائیت۔

ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ کا اعتراف

مشہور عیسائی جریدہ ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں "مغربی افریقہ میں اسلام کی ترقی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں مضمون نگار سیرالیون کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ایک سوال جو میرے دل میں بار بار کھٹکتا ہے اور جسے میں اپنے دوستوں سے بھی پوچھتا رہتا ہوں یہ ہے کہ اس ملک (یعنی سیرالیون) میں عیسائیت کا کیا انجام ہو گا جہاں اس کی تبلیغی تنظیم نہایت ہی معمولی ہے۔ اور (اس کے بالمقابل) اب اسلام کی جارحیت بڑے زوروں پر ہے کیا آزاد سیرالیون اسلامی دنیا کا ہی تو حصہ بنکر نہیں رہ جائے گا جیسا کہ افریقہ کے بعض دوسرے آزاد ممالک بنتے ہوئے نظر آتے ہیں؟"

براعظم افریقہ میں اتنا عظیم الشان انقلاب اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے، جو خدائی منشاء کے مطابق بڑھتا اور پھولتا چلا جا رہا ہے اور انشاء اللہ بڑھتا اور پھولتا چلا جائیگا یہاں تک کہ کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں عیسوی مذہب پھیل جائے گا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہمو کا مذہب پھیل جائے گا۔ آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۳)

حضور نے جس وقت یہ خبر دی اس وقت اسلام ایک بے جان لاشہ کی مانند ہو چکا تھا اور دشمن تو الگ رہے دوست بھی اس کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے مگر خدا تعالیٰ کے اس مقدس مامور اور اس کے خلفاء نے یہ ثابت کر دکھایا کہ اسلام اب بھی اپنے اندر وہی طاقت رکھتا ہے جو اسے کبھی قرونِ اولیٰ میں حاصل تھی اور اب وہ دلائل کے میدان میں دیگر مذاہب پر غالب آ سکتا ہے۔

سیرالیون میں احمدیت کا ابتدائی تعارف تو ۱۹۱۶ء میں ہی ہو چکا تھا جب ایک ڈچ

Mr. Musa Gollua "موسیٰ گابا" سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر احمدیت سے وابستہ ہوئے تھے۔

جماعت کی طرف سے سب سے پہلے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ ۱۹۲۱ء میں سیرالیون پہنچے لیکن آپ کا قیام بہت ہی مختصر تھا اور آپ جلد ہی وہاں سے نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد حضرت الحاج حکیم فضل الرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی کچھ عرصہ کے لئے یہاں ٹھہرے۔ ان بزرگوں کی کوششوں سے چند سعید روحیں احمدیت سے وابستہ ہوئیں۔

تبلیغی مشن کا قیام

اس مشن کا باقاعدہ قیام ۱۹۳۷ء میں الحاج حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کے ذریعہ عمل میں آیا۔ آپ نے جس محنت اور جانفشانی سے اس اہم فریضہ کو ادا کیا اس کی یاد ابھی تک دلوں میں تازہ ہے۔ حضرت مولانا علیؓ اور آپ کے ساتھ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے یہاں جس قسم کی قربانیوں کا نمونہ دکھایا وہ قابلِ رشک ہے۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ نے تو اپنی جان تک اس راہ میں قربان کر دی۔ ۱۹۵۵ء میں جب آپ تیسری مرتبہ سیرالیون تشریف لے گئے تو جاتے ہی ایک تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہو گئے جس سے جانبر نہ ہو سکے اور وہیں وفات پائی۔ گویا سیرالیون میں احمدیت کا جو پودا آپ نے لگایا تھا اس کی آبیاری آپ نے اپنے خون سے کی۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔

احمدی مبلغین نے اس ملک میں مسلم سکول قائم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جس میں اسلامی ماحول کے مطابق تعلیم کا انتظام کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو جرأت نصیب ہوئی اور دوسری طرف عیسائیوں کا وہ کاری حربہ جو وہ اسلام کو مٹانے کے لئے استعمال کر رہے تھے ناکام ہو کر رہ گیا اور آخر انہوں نے اپنے اس قدیم دستور کو کہ جو بچہ عیسائیت میں داخل نہیں ہوگا اسے سکول سے نکال دیا جائے گا بدل دیا اور عیسائیت کی تعلیم جو جبراً مسلمان بچوں کو دی جاتی تھی روک دی گئی۔ احمدیہ مشن نے انتہائی نامساعد حالات میں کام شروع کیا تھا اور اب محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکولوں کی تعداد ۲۲ تک پہنچ چکی ہے اور اس وقت ۷۵ کے قریب مساجد بھی بن چکی ہیں اور قریباً ۵۰ مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

جماعت کی تعلیمی خدمات کا اعتراف

جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا اعتراف اپنوں کے علاوہ بیگانے بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں فری ٹاؤن کے ایک سابق میئر الڈرمین اے۔ ایف رحمٰن نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"سب سے زیادہ قابلِ قدر کام جو جماعت احمدیہ اس ملک میں کر رہی ہے وہ سکولوں کو ایک خاص معیار پر چلانے کا ہے۔ تعلیم کے بغیر کوئی ملک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا اور تعلیم کے میدان میں جماعت احمدیہ جو کوشش کر رہی ہے اس کو جتنا بھی سراہا جائے اتنا ہی کم ہے۔"

اسی طرح سابق وزیر آبادکاری و پبلک ورکس مسٹر کانڈے بورے جو سیرالیون کے نائب وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں کہتے ہیں:۔

"یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اس خطہ سیرالیون میں اسلامی نور کی شعاعیں پھیلا کر ہمیں بیدار کر دیا۔ یہ لوگ تقریباً عرصہ بیس سال سے مصائب و مشکلات برداشت کرتے ہوئے اس ملک کی دینی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے میں مشغول ہیں۔ پھر یہ امر بھی قابل قدر و ستائش ہے کہ ان نوجوان مشنریوں کی انتھک خدمات صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ لوگ ہر ایک کا بھلا چاہتے ہیں اور خدمت خلق کا جذبہ ان کے ہر کام اور سکیم میں نمایاں نظر آتا ہے۔ تعلیمی لحاظ سے اس ملک کے سینکڑوں بچے انکے سکولوں میں پڑھ کر اور ان کے زیر تربیت رہ کر بہترین شہری بن چکے ہیں اور ملک کے ہر شعبہ اور محکمہ میں پائے جاتے ہیں۔"

مشن کی طرف سے ماہوار اخبار "افریقن کرسینٹ" جاری کیا گیا۔ شروع شروع میں یہ اخبار ایک عیسائی پریس میں چھپتا تھا اور عیسائی پادری اس بارہ میں کئی قسم کی روکیں پیدا کرتے رہتے تھے۔ آخر عیسائی پریس کے مالک نے پادریوں کے اکسانے پر نہ صرف جماعت کی طرف سے جاری کردہ اخبار کو طبع کرنے سے انکار کر دیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ ہمارا مسیح تو مُردے زندہ کیا کرتا تھا اور مختلف قسم کے معجزات دکھایا کرتا تھا اگر آپ کا مسیح بھی اپنے دعویٰ میں صادق ہے تو اُسے کہو کہ کم از کم تمہارا اخبار ہی چھاپ دیا کرے۔

احمدیہ پریس کا قیام

پرنٹر کے اس طنزیہ جواب اور مخالفانہ رویہ سے جماعت کے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی مگر آخری حربہ تو دعا ہی تھا خود بھی دعاؤں میں لگے رہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے تحریر کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور جماعت کے احباب میں اس قدر جوش پیدا ہوا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جلد از جلد ایک اعلیٰ درجہ کا مستقل پریس لگایا جائے۔ پریس کے لئے وعدے ہوئے اور فوری طور پر دو ہزار پونڈ کی رقم جمع ہو گئی۔ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی تحریک پر جو اس وقت مبلغ انچارج تھے ایک دوست الحاج چیف قاسم نے فوراً ۵۰۰ پونڈ کی گرانقدر رقم اس تحریک میں ادا کر دی۔ ایک اور مخلص دوست علی روجر نے جب عیسائی پرنٹر کے الفاظ سُنے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور باوجود غربت کے ۵۰۰ پونڈ پیش کر دیئے۔ پہلے دوست الحاج قاسم نے ۵۰۰ پونڈ کی مزید رقم اس فنڈ میں پیش کر دی۔ اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ الحاج قاسم جنہوں نے پریس کے لئے ایک ہزار پونڈ کی گراں قدر رقم کا عطیہ دیا ابتداء میں احمدیت کے سخت مخالف تھے اور ہمارے مبلغین کو ایک مرتبہ مخالفت کے جوش میں دریا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اگر یہ دریا اپنا رُخ بدل لے اور اُلٹی طرف بہنا شروع کر دے تو پھر بھی میں احمدیت قبول نہیں کروں گا۔ لیکن نہ اس دریا نے اُلٹا بہنا ہے اور نہ میں نے احمدی ہونا ہے۔ دریا تو واقعہ میں اُلٹی طرف نہ بہا لیکن الحاج چیف قاسم کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ بعد میں آ کر قربانی و ایثار میں سبقت لے گئے۔

الحاج علی روجر جو پریس کے لئے ۵۰۰ پونڈ کا عطیہ پیش کر چکے تھے انہوں نے اپنے اخلاص اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنا ایک مکان جس میں وہ خود رہائش رکھتے تھے اور جس کی قیمت بھی ایک ہزار پونڈ سے کسی صورت کم نہ تھی مشن کو ہبہ کر دیا۔ اس سے قبل وہ اپنا ایک نیا مکان مشن کی لائبریری اور ریڈنگ روم کے لئے ہبہ کر چکے تھے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر مشن کی نصرت فرمائی۔ چنانچہ اس رقم سے فوری طور پر پریس انگلستان سے منگوایا گیا۔ اور اسی شہر بو (Bo) میں جہاں عیسائی پرنٹر نے چیلنج دیا تھا آج بھی بڑی شان سے کام کر رہا ہے۔ اس پریس کا نام حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کی یاد میں "نذیر مسلم پریس" رکھا گیا۔

سیرالیون میں احمدیت کا جو بیج ۱۹۳۷ء میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کے ذریعہ بویا گیا تھا وہ بڑھا اور پھولا اور اب وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اسکی شاخیں ملک کے ہر حصے میں پہنچ چکی ہیں۔

ریڈیو سیرالیون سے خطباتِ جمعہ بھی نشر ہونے لگے ہیں اور اپنے اخبار کے علاوہ دیگر اخبارات میں بھی اسلام کی تائید میں مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ وہاں کی ایک لوکل زبان مینڈے میں ہو چکا ہے جس کا پہلا پارہ بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

سیرالیون میں اللہ تعالیٰ نے جن مبلغین کو خدمتِ دین کا فریضہ بجا لانے کی توفیق دی یا جو آجکل بجا لا رہے ہیں ان کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

(۱) مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔ (ناظر بیت المال آمد)

معاصرین سے

جدا ہو دیں سیاست سے

منقول از ماہنامہ البلاغ کراچی جولائی ۱۹۷۰ء

نوٹ :- اس عنوان میں الفضل ۲۴ ۔ ۲۵ جون کے اداریے ملاحظہ ہوں

دین اور سیاست کے درمیان کیا رشتہ ہے ؟ - یہ مسئلہ بھی بہت سے دوسرے مسائل کی طرح افراط و تفریط کا شکار رہا ہے - ہمارے معاشرے میں ایک طبقہ وہ ہے جو سیاست کو ایک شجرۂ ممنوعہ سمجھتا ہے - اور دیندار مسلمانوں، بالخصوص علماء کے لئے سیاست میں حصہ لینا اس کے نزدیک ایک اخلاقی جرم کی حیثیت رکھتا ہے - اس طبقے کا خیال یہ ہے کہ سیاست کا میدان دینداروں کے لئے بنایا ہی نہیں گیا - لہٰذا جب کوئی شخص اس میدان میں قدم رکھتا ہے تو گویا وہ اپنی دینداری کو خیر باد کہہ دیتا ہے -

دوسری طرف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کے ذہن میں دین نام ہی سیاست کا ہے - اسکے نزدیک اسلام کا سب سے اعلیٰ مقصد ہی یہ ہے کہ وہ سیاسی قوت حاصل کر کے دنیا میں نیکیاں پھیلائے - اور برائیوں کا استیصال کرے، اور چونکہ یہ مقصد اس کی نظر میں اسلام کا سب سے اعلیٰ مقصد ہے - اسلئے اسکے حصول کے لئے دین کے بعض جزوی اور فروعی احکام کی قربانی دے دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور اس اعلیٰ مقصد کو نیک نیتی کے ساتھ پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا طریق کار بھی اختیار کیا جا سکتا ہے - جس میں دین کے بعض جزوی احکام کی رعایت نہ رکھی گئی ہو -

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں نقطۂ نظر افراط اور غلو پر مبنی ہیں - سیاست نہ تو اسلام میں کوئی ایسی نجس چیز ہے جسے چھو کر آدمی ناپاک ہو جاتا ہو - اور نہ وہ دین کا اصلی مقصد و منتہا ہے جس پر دوسرے احکام کو قربان کیا جا سکے بلکہ اسلام کے دوسرے شعبوں کی طرح وہ بھی ایک شعبہ ہے جسے دین کے دوسرے اجزاء سے الگ نہیں کیا جا سکتا -

ہاں جو لوگ اسلام کے نام پر سیاست کے میدان میں داخل ہوں انہیں یہ بات ہر قدم پر یاد رکھنی چاہیئے کہ مسلمان کی سیاست دوسروں کی سیاست سے بہت مختلف ہوتی ہے - ایک سچا مسلمان اقتدار اور جاہ و منصب کے لالچ کی وجہ سے اس کوچے میں قدم نہیں رکھتا بلکہ اس کا مقصد محض رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے وہ سیاست میں اس بناء پر داخل نہیں ہوتا کہ اسے ہر قیمت پر اقتدار تک پہنچنا ہے - بلکہ وہ صرف اس لئے اس میدان میں آتا ہے کہ اسے دین حق کی سربلندی کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرنے کا حکم دیا گیا ہے - لہٰذا وہ اپنی سیاسی سرگرمیوں میں صرف وہی طریق کار اختیار کر سکتا ہے جو اللہ اور اسکے رسولؐ کو پسند ہو اس کا کام صرف جائز حدود میں رہ کر جدوجہد کرنا ہے - اگر وہ جائز جدوجہد کرنے کے باوجود منزل تک نہ بھی پہنچ پائے تب بھی کامیاب ہے - اور اگر ناجائز سیاسی ہتھکنڈے استعمال کر کے کامیاب بھی ہو جائے - تب بھی ناکام ہے -

جن لوگوں نے نیک نیتی کے ساتھ صرف اسلام ہی کے لئے سیاست میں قدم رکھا ان میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو حکومت اپنی کسی ذاتی منفعت کے لئے حاصل نہیں کرنا چاہتے - بلکہ وہ صرف اس لئے اقتدار میں آنا چاہتے ہیں - تاکہ ملک میں اسلام کو عملاً نافذ کریں - ظاہر ہے کہ اگر طلب اقتدار کے پیچھے یہی مبارک جذبہ کارفرما ہو تو طلب اقتدار بھی کوئی مذموم چیز نہیں رہتی - قابل تعریف چیز بن جاتی ہے - لہٰذا جو لوگ اسلام کے لئے سیاسی کام کرنے والوں کو محض سیاست کے میدان میں نکل آنے کی وجہ سے اقتدار طلبی کا طعنہ دیتے ہیں - وہ ایک ہمہ گیر نظام زندگی کی حیثیت سے اسلام کی روح سے ناواقف ہیں -

لیکن دو باتیں ہیں جو اسلامی سیاست کے علمبرداروں کی نگاہ سے عموماً اوجھل ہو جاتی ہیں - موجودہ دور میں ایسے افراد خال خال ہی ملتے ہیں جو ان کا کما حقہ ادراک رکھتے ہوں - اور ایسے لوگ تو نایاب ہی ہیں - جو ان پر خاطر خواہ طریقے سے عمل پیرا ہوں - پہلی بات تو یہ ہے کہ نیک نیتی سے اسلام کے لئے اقتدار حاصل کرنا بلاشبہ نہ صرف جائز بلکہ نیک کام ہے - لیکن یہ کسی مسلمان کا اعلیٰ ترین مقصد حیات نہیں ہے ایک سچا مسلمان اقتدار کی طرف ذوق و شوق کے ساتھ نہیں لپکتا - بلکہ اسے محض ایک ناگزیر ضرورت سمجھ کر اس کی طرف جاتا ہے

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام نے جہاں ہمیں سیاست سے متعلق کچھ احکام دئے ہیں وہاں سیاسی سرگرمیوں کا ایک مخصوص طریق کار بھی بتلایا ہے - اسلامی سیاست کا مقصد اصلی چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے - اس لئے اس کی بنیاد تعلق باللہ کی مضبوطی پر ہے - ایک سچا مسلمان سیاست دان جوں جوں سیاست کے میدان میں آگے بڑھتا جاتا ہے - اسی نسبت سے اللہ کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہوتا جاتا ہے وہ عام سیاسی بازی گروں کی طرح اپنی جدوجہد میں تمام تر نگاہ ظاہری وسائل و اسباب پر نہیں رکھتا - بلکہ اس کا زیادہ بھروسہ اللہ تعالیٰ کی امداد و نصرت پر ہوتا ہے وہ ہر وقت اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ جہد و عمل کے ہر مرحلے پر میری نیت درست رہے - میرا مکمل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو اور مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہونے پائے جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہو - اسی وجہ سے جو شخص صحیح معنیٰ میں اسلام کے لئے سیاست کے میدان میں آیا ہو وہ سیاست بازوں کی عام روش سے ہٹ کر اپنا طریق کار خود مقرر کرتا ہے - دنیا اگر سیاست میں مکر و فریب کو ضروری سمجھتی ہے تو وہ اپنی سیاست کی نیو امانت اور دیانت پر اٹھاتا ہے - دنیا اگر پراپیگنڈے کے بل بوتے پر سیاسی جنگ جیتنا چاہتی ہے - تو وہ اس کے مقابلے میں صرف حق و صداقت کے ہتھیار لے کر چلتا ہے - دنیا اگر سیاسی جوڑ توڑ کے لئے گھاؤ پھراؤ کی باتوں کو پسند کرتی ہے تو وہ قولوا قولاً سدیداً پر عمل کرتے ہوئے صاف سیدھی اور کھری بات کہنے کا عادی ہوتا ہے اور اپنی جدوجہد کے کسی مرحلے میں وقتی سیاسی مصالح کے لئے اصولوں کو توڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا -

یہ بات ہم نے اس لئے کہی کہ آج اسلامی سیاست کا کام کرنے والوں سے بار بار کہا جاتا ہے کہ تم سیاست کے میدان میں اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے، جب تک وقت کے چلے ہوئے طریق کار کو اختیار نہ کرو - بہت سے مخلص مسلمان سیاست دان بھی اس بات سے عملاً متاثر ہو جاتے ہیں اور پھر وہ اپنے طریق کار میں اپنے دشمنوں کی ہو بہو نقل اتارنا شروع کر دیتے ہیں - یہاں تک کہ ان کا تمام تر ظاہری رو کار لادینی جماعتوں کا سا ہو جاتا ہے - لادینی جماعتوں کے یہاں اگر سیاست میں عملاً خدا اور رسولؐ کے حقوق کا کوئی گذر نہیں ہوتا تو ان کے یہاں بھی سیاسی سرگرمیوں میں الجھ کر اللہ کے مقرب کئے ہوئے فرائض سے غفلت عام ہو جاتی ہے - وہ جماعتیں اگر پروپیگنڈے کے لئے دوسروں پر افترا اور بہتان باندھنے کو اپنی سعادت سمجھتی تو ان کے یہاں بھی بدگمانی اور بدزبانی کا بازار گرم ہو جاتا ہے - وہ لوگ اگر اخبارات میں اپنی نئی نئی تصویریں چھپوا کر شہرت حاصل کرنا پسند کرتے ہیں تو ان کے دل سے بھی اس حرکت کی قباحت کم ہوتی چلی جاتی ہے - وہ اگر جھوٹی افواہیں پھیلا پھیلا کر اپنا کام چلاتے ہیں تو یہاں بھی کوئی بات کہنے کے لئے تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی وہاں اگر نجی مجلسیں دوسروں کی تضحیک و استہزاء سے بھری ہوتی ہیں تو یہاں بھی عملاً تنقید اور غیبت کا فرق مٹ جاتا ہے وہاں اگر تمام تر تکیہ ظاہری اسباب اور وسائل پر ہوتا ہے تو یہاں بھی اللہ کی یاد اس سے دعاء و مناجات اور انابت و استخارہ سیاسی سرگرمیوں کی فہرست سے خارج سمجھ لیا جاتا ہے - غرض مقصد اور مطمح نظر کے زبردست اختلاف کے باوجود دونوں قسم کی جماعتوں میں ظاہری طریق کار کے لحاظ سے کوئی نمایاں فرق باقی نہیں رہتا -

یہ وہ چیز ہے جس کی طرف اسلامی سیاست کے علمبرداروں کو بہت کم توجہ ہے - اور بعض لوگ تو ایسے بھی پائے گئے ہیں جنہیں اس طرف توجہ دلائی گئی تو وہ یہ کہکر خاموش ہو گئے کہ یہ چیزیں آج کی سیاست میں کامیابی کے لئے ناگزیر ہیں اور اگر ان باریکیوں کا خیال رکھنا ہے تو مسلمانوں کو سیاست سے دستبردار ہو جانا چاہیئے -

یہ طرز فکر نتیجہ ہے دراصل اس بات کا کہ حصول اقتدار کو نیک نیتی کے ساتھ ہی سہی اسلام کا ایسا مقصد اعلیٰ سمجھ لیا گیا ہے جس پر اسکے دوسرے جزوی احکام قربان کئے جا سکتے ہیں حالانکہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمان سیاست میں صرف اسلئے آتا ہے کہ دین کے دوسرے فرائض کی طرح یہ بھی ایک فریضہ ہے لہٰذا وہ صرف اس حد تک جدوجہد کرنیکا مکلف ہے - جہاں تک دین کے دوسرے فرائض مجروح نہ ہوتے ہوں جائز حدود میں رہ کر کوشش کرنے سے اس کی اخروی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور خواہ وہ دنیا کی نظروں میں کتنا ہی ناکام کیوں نہ رہا ہو اپنے مقصد سیاست کے اعتبار سے قطعی طور پر کامیاب ہو جاتا ہے اب اسے اس فکر میں پڑنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اگر اسلام کے سیاسی مقاصد جائز طریقوں سے حاصل نہیں ہوتے - تو ناجائز طریقوں کو اختیار کرنا چاہیئے - سیاست کا یہ نظریہ میکیاولی گوبلز، مارکس اور لینن کو مبارک ہو - ایک مسلمان جس نسبت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے وہ سیاست کے میدان میں آتا ہے - اس نے ہمیں یہ بات نہیں سکھائی

(باقی)

ربوہ میں قابل فروخت مکان

الفضل میں سابقہ اشاعت دربارہ فروختگی مکان ملکیتی صدر انجمن احمدیہ واقع دارالرحمت وسطی کے تعلق میں بہت سے احباب نے خرید مکان کی شدید خواہش کا اظہار فرمایا ہے اور اندریں تعلق بذریعہ خط و کتابت و بالمشافہ مختلف کوائف دریافت فرمائے ہیں۔ جملہ احباب کی اطلاع کے لئے یکجائی طور صورت حال پیش خدمت ہے۔ مکان مذکورہ برلب سڑک تیس فٹ مشتمل بر دو برآمدے کمرہ جات اور ایک سٹور و باورچی خانہ بر قطعہ دس مرلہ نہایت موزوں جگہ پر عقب مکان مولانا ابوالعطاء صاحب و بالمقابل مکان مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نزد رحمت بازار (غلہ منڈی) واقع ہے۔

نلکہ جس کا پانی میٹھا ہے اور بجلی موجود ہے (۲) زر ثمن یکمشت نقد ادا کرنا ہوگا۔ اور مشتری کو مکان کا موقعہ پر ہی فوراً قبضہ دے دیا جائیگا۔ (۳) نیس تیاری کا غذات وغیرہ بذمہ خریدار ہوگی۔ بارہ ہزار سے کم پیشکش کرنے والے احباب کی درخواست زیر غور نہیں آسکے گی اور مکان مذکورہ سب سے زیادہ قیمت کی پیشکش کرنے والے دوست کے پاس فروخت کیا جائیگا۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

وعدہ کنندگان "ایوانِ محمود" کی خدمت میں گذارش

خدا تعالےٰ کے فضل سے ایوان محمود کی بالائی منزل کی تعمیر کا کام شروع کروا دیا گیا ہے اور اس پر ایک کثیر رقم خرچ ہوگی۔ وعدہ کنندگان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم جلد از جلد اپنا رقوم ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

یکم احسان / جون تا ۷ احسان / جون دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ نے ہفتہ وصولی منایا تھا۔ لیکن تا حال رپورٹ کارگزاری بابت ہفتہ وصولی کسی مجلس کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد ہفتہ وصولی کی رپورٹ اور وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک عزیز دوست بدر محی الدین صاحب جو کہ مخلص احمدی ہیں۔ آجکل آج کل لندن میں سول انجینئرنگ کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سعید احمد اے۔ون۔ ٹریڈرز خیبر بازار پشاور شہر)

۲۔ میرے سب سے چھوٹے لڑکے عزیزم منصور احمد قریشی سلمہ اللہ نے لندن کی انجینئرنگ یونیورسٹی سے انجینئری کا آخری امتحان اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس ہونہار بچے کو دین و دنیا کی برکات عطا کرے سلسلہ کے لئے مفید اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ۔ لاہور)

۳۔ میرا بڑا لڑکا ایم کام اور چھوٹا لڑکا B.Sc. کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(آغا ایم اے رحیم ۱۴ الف ماڈل ٹاؤن لاہور)

۴۔ میری شادی ہوئے بارہ سال گذر گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نرینہ اولاد بخشے۔

(مقبول احمد محلہ غریب آباد پنوعاقل ضلع سکھر)

۵۔ میرے والد محترم ایم حفیظ اللہ صاحب کی بائیں ٹانگ میں اچانک شدید طور پر درد ہو گیا ہے۔ ۵/۶ روز گزر چکے ہیں۔ لیکن آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم منیر احمد جنرل مرچنٹس بالاکوٹ)

۶۔ میرا بچہ محمد محمود احمد ایک سال دس دن کا ہو چکا ہے ابھی تک دانت نہیں نکالے کمزور بہت ہے احباب جماعت بچہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رشید شاد قائد خدام الاحمدیہ چوہڑکانہ منڈی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۷

میں آمنہ بی بی زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم آرائیں پیشہ بیکاری عمر ۷۰ سال بقید پیدائشی احمدی ساکن ٹکرا ۵۸/۳ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۵۰/- روپے جو نقد موجود ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت عائد ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامضاء:۔ آمنہ بی بی

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن خاوند موصیہ بمقام ٹکرا ۵۸/۳۔ ڈاکخانہ ٹکرا کلاں براستہ کمالیہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ عمر حیات وصیت ۱۳۴۵ صدر موصیان۔ بمقام ٹکرا۔

مسل نمبر ۲۰۰۱۷

میں نعیمہ بیگم زوجہ ادریس نصر اللہ خان صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بعمر پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۲/ماڈل ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر -/۱۰۰۰ روپیہ -/۱۰۰۰ روپیہ ادا شدہ۔ اس -/۷۰۰۰ ہے مکان ۱۲۲۔ سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور خرید ا۔ جس میں میرا حصہ ۱/۲ ہے اس حصے کی قیمت بازاری -/۷۰۰۰ روپے ہے۔ زیورات ساتھ تولہ مالیتی -/۱۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۲ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت عائد ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:۔ نعیمہ بیگم

گواہ شد:۔ ثمر احمد قریشی سیکرٹری مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد:۔ ادریس نصر اللہ خان خاوند موصیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دورِ ثانی کے واقفین عارضی کی فہرست

یکم مئی ۱۹۶۹ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک وقف عارضی کے پنجسالہ دورِ ثانی میں جو احباب خدمات بجا لا چکے ہیں۔ ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ اس سے قبل ۹۳۲ واقفین عارضی کے اسماء شائع ہو چکے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۹۳۳۔ مکرم علی محمد صاحب موضع کوجر ضلع شیخوپورہ
۹۳۴۔ " شیخ خوشی محمد صاحب لنگے۔ ضلع گجرات
۹۳۵۔ " مرزا محمود احمد صاحب بیت القاسم ربوہ
۹۳۶۔ " فیض احمد صاحب سماعیلہ ضلع گجرات
۹۳۷۔ " صوفی غلام محمد صاحب کاچھیلو ضلع تھرپارکر
۹۳۸۔ " چوہدری غلام علی صاحب چک ۱۳۹ دکھ بیرانچ ضلع لائلپور
۹۳۹۔ " مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ایبٹ آباد
۹۴۰۔ " ملک سلطان احمد صاحب ربوہ
۹۴۱۔ " منور احمد صاحب " "
۹۴۲۔ " محمد اسماعیل صاحب پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ
۹۴۳۔ " احمد دین صاحب گوٹھ مولوی عبدالسلام صاحب عمر ضلع نوابشاہ
۹۴۴۔ " مقبول احمد صاحب گوٹھ چوہدری رحمت علی صاحب اسلام آباد ضلع نوابشاہ
۹۴۵۔ " محمد حنیف صاحب فادر آباد چک ۲۵۴ ضلع لائلپور
۹۴۶۔ " چوہدری محمد ابراہیم صاحب پلووال بیدیاں ضلع جھنگ
۹۴۷۔ " حکیم منور احمد صاحب چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ
۹۴۸۔ " رفیق احمد صاحب سیال ضلع سیالکوٹ
۹۴۹۔ " محمد صدیق صاحب بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ
۹۵۰۔ " میاں عبدالرشید صاحب " " "
۹۵۱۔ " عتیق الرحمان صاحب بھروکے کلاں ضلع سیالکوٹ
۹۵۲۔ " برکت علی صاحب ربوہ
۹۵۳۔ " مسعود احمد صاحب چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
۹۵۴۔ " ملک غلام حسین صاحب لنگر خانہ ربوہ
۹۵۵۔ " غلام احمد صاحب ربوہ
۹۵۶۔ " محمد ابراہیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
۹۵۷۔ " دین محمد صاحب ربوہ
۹۵۸۔ " مولوی تاج دین صاحب ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ
۹۵۹۔ " حاجی اصغر علی صاحب ربوہ
۹۶۰۔ " خواجہ اقبال احمد صاحب معرفت میاں برکت علی صاحب وزیرآباد
۹۶۱۔ " چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ
۹۶۲۔ " ڈاکٹر رشید احمد صاحب ربوہ
۹۶۳۔ " کرنل عطاء اللہ صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال
۹۶۴۔ " اعجاز احمد صاحب ایاز چک نمبر ۲۷ الف تھرپارکر
۹۶۵۔ " چوہدری محمود احمد صاحب مانگا پسرور ضلع سیالکوٹ۔

(باقی)

سانگلہ ہل کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم سمیع اللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل سانگلہ ہل سے حاصل کریں۔ (منیجر الفضل)

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا آغاز اور اسلام کی روز افزوں ترقی کا مختصر تذکرہ

(بقیہ از صفحہ ۴)

(۲) مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب
(۳) " مولوی عبدالحق صاحب لنگلی
(۴) " " نذیر احمد صاحب رائے ونڈی
(۵) " " محمد ابراہیم صاحب خلیل
(۶) " " محمد عثمان صاحب
(۷) " " بشارت احمد صاحب بشیر
(۸) " " عبدالکریم صاحب
(۹) " " احمد شاہ صاحب
(۱۰) " قریشی محمد افضل صاحب
(۱۱) " شیخ نصیر الدین صاحب
(۱۲) " مولوی عبدالقدیر صاحب
(۱۳) " محمد صدیق صاحب گورداسپوری
(۱۴) " مبارک احمد صاحب ساقی
(۱۵) " چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ
(۱۶) " قاضی مبارک احمد صاحب
(۱۷) " مولوی خلیل احمد صاحب اختر
(۱۸) مکرم مولوی نظام الدین صاحب
(۱۹) " حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب
(۲۰) " چوہدری ناصر احمد صاحب
(۲۱) " مولوی عبدالشکور صاحب
(۲۲) " ملک غلام نبی صاحب شاہد
(۲۳) " مولوی محمد بشیر صاحب شاد
(۲۴) " غلام احمد صاحب نسیم
(۲۵) " اقبال احمد صاحب غضنفر
(۲۶) " نصیر احمد خان صاحب
(۲۷) " سید محمد ہاشم صاحب بخاری
(۲۸) " مولوی داؤد احمد صاحب حنیف
(۲۹) " محمد اسحاق صاحب خلیل
(۳۰) " مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح
(۳۱) " منصور احمد صاحب بشیر
(۳۲) " عزیز الرحمٰن صاحب خالد

وقفِ جدید کے زیر انتظام تبلیغِ اسلام میں حصہ لینے والے احباب

احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاقہ تھرپارکر (سندھ) میں وقف جدید کے زیر اہتمام ہندوؤں اور غیر مسلموں میں تبلیغ کا مؤثر انتظام قائم ہے اور تقریباً ۲۱ مشن اس وقت تک علاقے کے مختلف مراکز میں قائم ہو چکے ہیں۔ وہ دوست جو خصوصی طور پر ان مشنوں کے قیام میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب، شیزان ڈپو۔ حیدرآباد سندھ — ایک مشن کا مکمل خرچ
۲۔ " حکیم عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ — " "
۳۔ " چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں۔ ڈھاکہ — " "
۴۔ " میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ — ایک ہزار روپے کا وعدہ ۲۰۰/- روپے ادائیگی
۵۔ محترمہ بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید سیالکوٹ — ۱۲۰۰/- روپے کا وعدہ۔ یکصد روپیہ ادائیگی
۶۔ محترم ڈاکٹر جلال الدین صاحب ٹمپل روڈ کراچی — ۵۰/- روپے سالانہ

اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنی نعمتوں سے نوازے اور ان کے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک مددگار کارکن اور تین مالیوں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ماہوار -/۶۵ روپے دی جائے گی۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند امیدوار اپنی درخواست امیر مقامی کی سفارش کے ساتھ جلد بھجوائیں۔

اگر ربوہ میں موجود ہوں یا باہر سے ربوہ میں آئیں تو پرنسپل کالج سے دفتری اوقات میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ آمد و رفت کا خرچ امیدوار کا اپنا ہوگا۔

تجربہ کار مالی کو زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکے گی۔

پرنسپل
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

جماعت کے جن مخلصین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ جات نیز نقد رقوم ارسال کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء اور وعدہ جات کی ایک اور فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب اور بہنوں کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

نمبر شمار	نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
۱	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۵۰۰۰	۵۰۰۰
۲	" سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ	۵۰۰۰	۲۰۰۰
۳	" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ وکیل اعلیٰ ربوہ	۱۰۰۰	
۴	محترم مرزا مجید احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	" ۱۰۰۰	۲۰۰
۵	" پیر معین الدین صاحب	" ۵۰۰	۲۰۰
۶	محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ پیر معین الدین صاحب	" ۵۰۰	۲۰۰
۷	" امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ محمد رشید الدین صاحب	کراچی ۵۰۰	
۸	مکرم بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر سفینہ عرب	" ۲۰۰۰	۳۰
۹	" عطاء الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ	ساہیوال ۵۰۰۰	۲۱۰۰
۱۰	" بشیر احمد صاحب شمس مبلغ سلسلہ	ربوہ ۵۰۰	
۱۱	" ظفر احمد صاحب حسنی چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور	۵۶۵	
۱۲	محترمہ حیات بیگم صاحبہ بقاپوری	ربوہ ۵۰۰	
۱۳	مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ	چٹاگانگ ۵۰۰	
۱۴	" ملک عزیز محمد خان صاحب ایڈووکیٹ	ڈیرہ غازیخاں ۵۰۰	۵۰۰
۱۵	" مودود احمد خاں صاحب	ڈھاکہ ۲۰۰۰	
۱۶	" شیخ سجاد احمد صاحب۔ جامعہ احمدیہ	ربوہ ۵۰۰	
۱۷	" مولوی صالح محمد صاحب مع اہل و عیال فیکٹری ایریا	" ۵۰۰	
۱۸	" چوہدری غلام رسول صاحب	کھاریاں ۵۰۰	۵۰۰
۱۹	" سید حمید احمد صاحب بی۔ ایس سی علی پور ضلع مظفر گڑھ منجانب والدہ صاحبہ	۵۰۰۰	
۲۰	" حکیم مرزا محمد حیات صاحب۔ شفاخانہ رفیق حیات سیالکوٹ	۵۰۰	
۲۱	" علی محمد صاحب پنشنر افسر مال	گلبرگ۔ لاہور ۵۰۰	
۲۲	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر	ربوہ ۵۰۰	۲۰۰
۲۳	محترمہ بی بی شریف بیگم صاحبہ اہلیہ علی محمد صاحب پنشنر	لاہور ۵۰۰	
۲۴	مکرم ملک فضل حسین صاحب۔ دارالصدر غربی	ربوہ ۵۰۰	۲۰۰
۲۵	" چوہدری عطاء الرحمان صاحب	سمن آباد۔ لاہور ۵۰۰	
۲۶	" حبیب اللہ خاں صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج	ربوہ ۵۰۰	۵۰۰
۲۷	" سارنگ خاں صاحب۔ پریذیڈنٹ مڑھ بلوچاں	۵۰۰	
۲۸	" سلطان احمد صاحب بسرا ضلع سرگودہا	۵۰۰	
۲۹	" میاں چراغ الدین صاحب۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۰	" ملک برکت اللہ صاحب چک 119/7.D.R براستہ کموالیاں ضلع ساہیوال	۵۰۰	
۳۱	" اخوند فیاض احمد صاحب۔ لاہور	۵۰۰	
۳۲	" محمد صدیق صاحب چوہان مع اہل و عیال۔ گولبازار۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۳	" چوہدری فرزند علی صاحب۔ رحمت بازار۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۴	مکرم حکیم محمد صدیق صاحب (طبِ جدید) رحمت بازار۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۵	" صوبیدار بدر عالم صاحب پنشنر۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۶	" ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۷	" کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب۔ ربوہ	۵۰۰	
۳۸	" چوہدری مبارک احمد صاحب بسرا	۵۰۰	
۳۹	" الحاج عبد السمیع صاحب معہ اہل و عیال آف کویت۔ ربوہ	۶,۵۰۰	
۴۰	" چوہدری رحمت علی صاحب ٹھیکیدار۔ دارالیمن	" ۵۰۰	۲۰۰
۴۱	" " بشیر احمد صاحب باجوہ	۵۰۰	
۴۲	" مستری عبد الغنی صاحب قادیانی۔	" ۵۰۰	
۴۳	" چوہدری محمود احمد صاحب دفتر ک۔ م	" ۵۰۰	
۴۴	" رائے دوست محمد صاحب جوئیہ معہ اہل و عیال	" ۵۰۰	
۴۵	محترمہ صدیقہ خانم صاحبہ گنگاپوری	" ۵۰۰	
۴۶	مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر زراعت	" ۵۰۰	
۴۷	" شیخ منور احمد صاحب ابن سیٹھ محمد صدیق صاحب	" ۵۰۰	
۴۸	" صوبیدار میجر محمد رشید صاحب پنشنر	" ۵۰۰	
۴۹	" چوہدری غلام جیلانی صاحب	" ۵۰۰	
۵۰	" شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن	" ۵۰۰	۱۰۰
۵۱	" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال	" ۵۰۰	
۵۲	محترمہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی	" ۵۰۰	
۵۳	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ دارالصدر شرقی	" ۵۰۰	
۵۴	" کیپٹن نواب الدین صاحب	" ۵۰۰	
۵۵	" چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد مع اہل و عیال	" ۵۰۰	۲۵۰
۵۶	" ملک محمد رفیق صاحب۔ دارالصدر غربی	" ۵۰۰	
۵۷	" کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	" ۵۰۰	
۵۸	" پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب مع اہل و عیال	" ۵۰۰	
۵۹	" پروفیسر محمد شریف صاحب۔ دارالصدر غربی	" ۵۰۰	
۶۰	" ملک عبد السلام صاحب اعوان	" ۵۰۰	
۶۱	" ٹھیکیدار محمد الدین صاحب	" ۵۰۰۰	
۶۲	" غلام مصطفےٰ صاحب صادق	" ۵۰۰	
۶۳	" چوہدری محمد سعید صاحب باجوہ	" ۵۰۰	
۶۴	" مولوی محمد حسین صاحب۔ دارالصدر غربی	" ۵۰۰	
۶۵	" قریشی غلام احمد صاحب	" ۵۰۰	
۶۶	" خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار	" ۵۰۰	۲۰۰
۶۷	" چوہدری محمد شریف صاحب ساہی	" ۵۰۰	
۶۸	محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار عبد الحق صاحب دارالبرکات	" ۵۰۰	
۶۹	مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب۔	" " ۵۰۰	

زمیندار اراکین سے ایک ضروری گزارش

ایسے تمام اراکین جن کی آمد کا تعلق زراعت سے ہے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ فصل کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مجلس انصار اللہ کا اس سال کا سارا چندہ اپنے سابقہ طریق کے مطابق یکمشت ہی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴